بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۱ احسان ۱۳۴۲ ھش ۔ ۱۸ محرم ۱۳۸۳ ھ ۔ ۱۱ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ جون بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کچھ بہتر رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت چند روز سے ہیٹ سٹروک اور معدے اور انتڑیوں کی شدید سوزش کی وجہ سے بہت خراب ہے اور بہت گھبراہٹ بھی رہتی ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔ کل دو ڈاکٹر لاہور سے آئے تھے انہوں نے دیکھ کر مناسب مشورہ دیا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

"آپ نے جس ادارہ میں تعلیم و تربیت پائی ہے وہ دنیا اور دین کے امتزاج کا ایک نہایت متوازن تصویر پیش کرتا ہے"

"اس مشعلِ نور کو جو آپ نے کالج کے شبستانوں میں جلائی تھی زندگی کے ایوانوں میں بھی برابر روشن رکھیں"

"اور اس نور میں وہ راستہ تلاش کرتے چلے جائیں جسے ہماری کتاب مقدس نے اللہ کی سبیل کہا ہے"

تعلیم الاسلام کالج کے فارغ التحصیل طلباء سے محترم مولانا صلاح الدین احمد کا پُرمغز خطاب

ربوہ ۱۰ جون۔ اردو کے ادیب شہیر مولانا صلاح الدین احمد صاحب نے کل یہاں تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں کالج کے فارغ التحصیل طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں عصرِ حاضر میں بے انداز مادی ترقی اور اس کے مضمرات کا چیلنج قبول کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے انہیں اسلامی روایات کے عظیم ورثے اور تعلیم الاسلام کالج ایسے بے مثل ادارے میں حاصل کی ہوئی مثالی تربیت کے بل پر اپنی عملی زندگی کو مثمر ثمرات بنانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ نے جس ادارہ میں تعلیم و تربیت پائی ہے وہ دنیا میں دین کے امتزاج کا ایک نہایت متوازن تصویر پیش کرتا ہے اور تصویر ہی پیش نہیں کرتا بلکہ اسے عمل مسلسل میں ملبوس بھی کرتا چلا جاتا ہے۔ اب آپ ایک ایسے ادارہ میں زیورِ علم سے آراستہ ہو کر زندگی کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ اس مشعل نور کو جو آپ نے کالج کے شبستانوں میں جلائی تھی زندگی کے ایوانوں میں بھی برابر روشن رکھیں، اور اس نور میں وہ راستہ تلاش کرتے چلے جائیں جسے ہماری کتاب مقدس نے اللہ کی سبیل کہا ہے۔"

خطبۂ اسناد کے دوران آپ نے فرمایا فی زمانہ انسان اپنی مادی ترقی کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ وہ اقوام جو مادی ترقی کے نصف النہار پر پہنچی ہوئی ہیں خدا کی بادشاہت کو آسمان سے زمین پر لانے کی بجائے انسان کو انسان کا غلام بنا کر استحصال بالجبر کے ذریعہ اسے زمین سے یکسر رخصت کر دینے میں کوشاں ہیں۔ آپ نے سندات حاصل کرنے والے طلباء کو باور کرایا کہ مادی ترقی میں کھوئی ہوئی اقوام کی ان کوششوں کو ناکام بنا کر زمین پر خدا کی "بادشاہت" کے ازسرِنو قیام کے لئے انتہائی جدوجہد کو بروئے کار لانا ان کی ذمہ داری ہے۔

آپ نے کالج کے فارغ التحصیل طلباء کو اس لحاظ سے بہت خوش بخت قرار دیا کہ انہوں نے اسلام کی شکل میں ایسی روح افروز روایات ورثہ میں پائی ہیں جو ان کی معاصر قوموں کو نصیب نہیں ہوئیں۔ اس ضمن میں آپ نے نصیحت فرمائی۔ کہ وہ یہ امر کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ ان روایات کی بناء پر مادی ترقی کے اس بے مثال عہد میں بھی انہیں مغربی اقوام پر ایک تفوق حاصل ہے۔ آپ نے انہیں

انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

کا خدائی وعدہ یاد دلاتے ہوئے فرمایا جس امت میں ایسا بے نظیر ورثہ اور ایسا روح افروز وعدہ بارگاہ الٰہی سے ارزانی ہو چکا ہو۔ اسے زمانے کا بڑے سے بڑا چیلنج قبول کرتے ہوئے کیا خوف آئے گا؟ اس کا ہاتھ اس کے خدا کے ہاتھ میں ہے، اور اگر وہ اسے مضبوطی سے تھام لے تو کائنات کی لامحدود وسعتیں

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد و انعامات کی سادہ پُروقار تقاریب

اسناد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اور انعامات محترم مولانا صلاح الدین احمد نے تقسیم فرمائے

ربوہ ۱۰ جون۔ کل صبح تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد و انعامات کی تقاریب اسلامی آداب کے مطابق نہایت سادہ اور پُروقار طریق پر ادا کی گئیں۔ ان تقاریب میں فارغ التحصیل طلباء کو اسناد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل نے عطا فرمائیں اور کالج کے ہونہار طلباء میں انعامات ملک کے نامور ادیب محترم مولانا صلاح الدین احمد صاحب نے تقسیم فرمائے۔ آپ کالج کی دعوت پر جلسہ تقسیم اسناد میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرنے کے لئے لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ نے خطبہ اسناد میں طلباء کو بیش قیمت نصائح سے نوازا

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ رجون ۶۳ء

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

— کثرت سے شائع کی جائے —

قرآن کریم کی رو سے سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے مقرب بندوں میں سے ہیں اور نبی اللہ ہیں اور ایک مسلمان کی صفات ایمان میں داخل ہے کہ آپ پر ایمان لائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی نام کا مسلمان بھی آپ کی توہین نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو اپنے ایمان کا خطرہ لاحق ہوتا ہے کوئی انسان اپنے بزرگ کی توہین نہیں کر سکتا یہ ایک قدرتی بات ہے اس لئے جو لوگ کسی مسلمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا الزام لگاتے ہیں وہ ہرگز سچائی پر نہیں بلکہ فی الحقیقت وہ دنیا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

یہ تو ہے سیدھی اور صاف بات تاہم ایک امر کی یہاں وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جس طرح عیسائیوں نے اپنے لٹریچر میں پیش کیا ہے اور جس طرح وہ اس کو اب تک پیش کرتے ہیں ایک مسلمان کے لئے وہ سخت قابل اعتراض بات ہے۔ اس لئے اگر کوئی مسلمان اناجیل اور عیسائی لٹریچر کے صحیح حوالوں سے یہ امر واضح کرتا ہے کہ اگر اناجیل نے جو کچھ آپ کے متعلق کہا ہے۔ خدانخواستہ صحیح ہو تو ایک مسلمان تو کیا کسی شریف انسان کے نزدیک بھی ایسا انسان قابلِ عزت نہیں ٹھہر سکتا۔

ہمیں نہایت رنج اور دلی افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اناجیل عیسائی لٹریچر اور موجودہ عیسائیت کے معتقدات نے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش کیا ہے وہ آپ کے لئے نہایت توہین آمیز ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر بے شک بڑے بڑے ابتلا آتے ہیں مگر وہ ان آزمائشوں کی آگ سے سونے کی طرح کندن بن کر نکلتے ہیں اور یہ ابتلا ان پر اس لئے نہیں آتے کہ نعوذ باللہ ان سے گناہ سرزد ہوئے ہوتے ہیں بلکہ اس لئے آتے ہیں کہ ان کی مصلحانہ قوتوں کو ابھاریں تا کہ جس کام کے لئے وہ مبعوث کئے گئے ہیں وہ باحسن طریق سرانجام پائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا۔ یہ ایک بہت بڑی آزمائش تھی صلیب کے واقعہ سے پیشتر آپ ساری رات دعا میں مشغول رہے کہ یہ پیالہ آپ سے ٹل جائے۔ ہو نہیں سکتا کہ آپ کی دعا قبول نہ ہوئی ہو۔ البتہ جب تک آپ صلیب پر ہوش میں رہے آپ دعا میں مصروف رہے جس کا ایک فقرہ اب تک اناجیل میں موجود ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ یہ فقرہ دعائیہ ہی ہو سکتا ہے اور انتہائی دردناکی کو ظاہر کرتا ہے صلیب پر لٹکایا جانا واقعی بڑی آزمائش تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ بعد میں ایک نہایت ضروری مگر کٹھن مشن کے لئے تیار کئے جا رہے تھے آپ کو اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جو گلے میں واپس لانا تھا جو بڑے جان جوکھوں کا کام تھا۔ اور کسی طرح صلیب پر لٹکنے سے کم نہیں تھا آپ کو اپنے وطن سے دور دراز سفر اختیار کرنا تھا جو گویا موت کے منہ میں جانے کے مترادف تھا۔ اس لئے آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایسی آزمائش میں ڈالا کہ گویا آپ موت کی آغوش میں جا رہے ہیں۔ ایسے دردناک موقعہ پر آپ کی زبان سے ایلی ایلی لما سبقتنی نکل جانا فطری امر تھا اور انبیاء علیہم السلام کی سنت کے منافی نہیں تھا۔ ایسی ایسی تکالیف یا دوسرے لفظوں میں آزمائشیں انبیاء علیہم السلام پر آتی ہیں کہ معمولی انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اوروں کو تو چھوڑئیے خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر غور کر کے دیکھئے مسلمانوں کے نزدیک آپ خاتم النبیین ہی نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین ہیں اور تمام انسانوں کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کے سب سے زیادہ مقرب ہیں۔ آپ کی زندگی کو دیکھئے کس قدر سخت آزمائشوں میں سے آپ کو گزرنا پڑا۔ آپ کے برابر کسی نبی پر مصائب نہیں آئے۔ مکہ میں آپ پر ہر لمحہ قیامت سے بڑھ کر سخت گزرتا تھا۔ مگر آپ نے خداداد استقامت سے ہر مشکل پر فتح حاصل کی۔

الغرض سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر لٹکایا جانا واقعی ایک بہت بڑی آزمائش تھی بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں ایک حد تک یہ انوکھی آزمائش تھی مگر ہم یہ کبھی نہیں مان سکتے کہ آپ صلیب پر وفات پا گئے کیونکہ ایسی صورت میں آزمائش آزمائش ہی نہیں رہتی بلکہ ایسی بات بن جاتی ہے کہ جو انبیاء علیہم السلام کے متعلق نہایت توہین آمیز ہے۔ کیونکہ آپ شریعت موسوی کے مطابق جس کے آپ پابند تھے اور جس کو پورا کرنے کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے آپ لکڑی پر لٹک کر جان دے دینے کی صورت میں لعنتی بن جاتے ہیں (نعوذ باللہ) ایک مسلمان ہرگز ایسی بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ ایک نبی اللہ جو سراسر رحمت ہوتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ کا مقرب ہوتا ہے وہ لعنتی قرار دیا جائے جس کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ سے پرے ہٹ جانا۔ اللہ تعالےٰ سے تعلق منقطع ہو جانا اللہ تعالےٰ کا مقرب نہ رہنا۔

عیسائیوں پر افسوس کہ انہوں نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدر نہ پہچانی اور اس پر ایسا اتہام لگایا کہ جو کسی اللہ تعالیٰ کے مقرب پر لگانا دین و دنیا خراب کر لینے کے مترادف ہے۔ ایسے انسان کو خدا کا بیٹا تو کیا معمولی انسان بھی نہیں کہہ سکتے خواہ لاکھ بار بھی خدا کا بیٹا کہہ دیا جائے محض کہہ دینے سے کیا ہوتا ہے وہ تو صلیب پر مرنے کی وجہ سے لعنتی ہو چکا (نعوذ باللہ) اب ایسے انسان کے متعلق آپ جو بھی کہہ لیں آپ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ جب اپنوں ہی نے آپکو لعنتی بنا لیا تو غیر ایسے خیالی عیسیٰ کی کیا قدر کر سکتا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان ہی نہیں ہو سکتا اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ایسے ناپاک عقیدہ کی تردید کرے اور ہر قربانی دے کر ایک نبی اللہ کو اس کی زد سے محفوظ کرے اور خود بائیبل اور اناجیل اور دیگر مسیحی لٹریچر کے حوالوں سے ثابت کرے کہ عیسائیوں کا تخیلی عیسیٰ خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں بلکہ وہ کچھ اور ہی چیز بن جاتا ہے تا کہ عیسائی اپنے تخیلی عیسیٰ کی وجہ سے جس گناہ سے آلودہ ہو رہے ہیں اس سے توبہ کریں اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائیوں کے اس ظلم سے بچائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایسے ہی ظلم کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ عیسائیوں نے اپنی خیالی نجات کی خاطر ایک

(باقی صــ پر)

الحاد کے طوفان کا رُخ موڑ دیا ہے

کچھ ایسا ترے عشق نے جھنجھوڑ دیا ہے
دُنیا کا جو بندھن تھا ہر اک توڑ دیا ہے

مجنوں تو بیاباں کے بگولوں میں ہے رقصاں
فرہاد نے کہسار سے سر پھوڑ دیا ہے

جب نوحؑ کی کشتی چلی اللہ کے سہارے
الحاد کے طوفان کا رُخ موڑ دیا ہے

صدقے تری صنعت کے۔ کہ ہر ریزہ اٹھا کر
پھر ٹوٹا ہوا شیشۂ دل جوڑ دیا ہے

پھر نغمے نکلنے لگے بے ساختہ تنویرؔ
پھر کس نے مرے ساز کو جھنجھوڑ دیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر اخبار وکیل امرتسر کا ادارتی نوٹ

ایک تاریخی واقعہ اور اس کی فیصلہ کن وضاحت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک مضمون بعنوان "مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان خدمات اور سمجھدار اور قدرشناس مسلمانوں کی طرف سے برملا اعترافات" ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اخبار وکیل امرتسر کے اس ادارتی نوٹ کا بھی حوالہ دیا تھا جو اخبار مذکور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر شائع ہوا تھا اس نوٹ کے ضمن میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اجمالاً تحریر فرمایا تھا کہ یہ مضمون غالباً مولانا ابوالکلام آزاد کا تھا جو ان دنوں اخبار وکیل امرتسر کے ایڈیٹر تھے۔ اس پر محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے ایک مکتوب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں ارسال کرکے پوری قطعیت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ فی الواقعہ وہ ادارتی نوٹ مولانا ابوالکلام آزاد ہی کا لکھا ہوا تھا محترم شیخ صاحب موصوف کا یہ خط اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں ایک تاریخی واقعہ پر فیصلہ کن انداز میں روشنی ڈال کر اس کی قطعیت کو پورے طور پر واضح کردیا گیا ہے۔ آپ کے اس اہم خط کا مکمل متن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

حضرت محترم جناب میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تین چار دن ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک مضمون شائع کراتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ "یہ مضمون غالباً مولانا ابوالکلام آزاد کا تھا جو اُن دنوں اخبار وکیل امرتسر کے ایڈیٹر تھے"۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ نے غالباً کا لفظ احتیاطاً لکھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ مضمون یقیناً اور یقیناً مولانا ابوالکلام آزاد کا ہی لکھا ہوا تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کو مکرمی جناب مولوی عبدالمجید صاحب سالک نے "یارانِ کہن" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں ان چند نامور مشاہیر کا تذکرہ کیا جن سے اُن کو تعلق رہا۔ اس سلسلہ میں اپنی کتاب کے صفحات ۴۱ و ۴۲ پر مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق تحریر فرمایا:-

"جس زمانے میں مولانا ابوالکلام آزاد بے ریش و بروت انسان تھے۔ بمبئی میں آغا حشر۔ ابونصر آہ اور نظیر حسین سخا کے ساتھ عیسائیوں سے مناظرے کیا کرتے تھے اور اپنے اہتمام سے ایک ماہنامہ رسالہ "بلاغ" بھی نکالتے تھے۔ مناظروں کے سلسلہ میں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا جن میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی۔ یاروں کا یہ

مجھے ایک دفعہ تو فیصلہ ہی کرچکا تھا کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ لیکن اتفاقات زمانہ کی وجہ سے یہ فیصلہ عمل میں نہ آسکا۔ بہرحال مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت موعود سے کوئی ہمدردی نہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کی غیرتِ اسلامی اور محبت دینی کے قدردان ضرور تھے۔ یہی

وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار "وکیل" کی ادارت پر مامور تھے۔ اور مرزا صاحب کا انتقال ان ہی دنوں میں ہوا۔ تو مولانا (ابوالکلام آزاد) نے مرزا صاحب کی خدماتِ اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا امرتسر سے لاہور آئے۔ اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک

گئے"۔

یہ کتاب احمدیت کے شدید مخالف آغا شورش کشمیری ایڈیٹر چٹان نے شائع کی تھی۔ مولانا عبدالمجید سالک کے اس بیان سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ وہ "شاندار شذرہ" جس کا اکثر اخباروں اور کتابوں میں ذکر آتا رہا ہے۔ درحقیقت مولانا ابوالکلام آزاد ہی کا لکھا ہوا تھا کسی اور کا نہیں تھا۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے صرف "شذرہ" ہی نہیں لکھا بلکہ احتراماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازے کے ساتھ لاہور سے بٹالہ تک گئے

اس سے ثابت ہوا کہ مولانا کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص قدر و عزت تھی اور وہ ان کو نہایت ادب و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ان کو عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں حقیقتاً ایک "فتح نصیب جرنیل" سمجھتے تھے جبھی تو وہ سخت گرمی کے موسم میں سفر کی صعوبت اٹھا کر امرتسر سے لاہور آئے اور لاہور سے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔

جب یہ کتاب یعنی "یارانِ کہن" شائع ہوئی اور دلی پہنچی تو مولانا ابوالکلام خود تو کچھ نہ بولے۔ مگر ان کے سیکرٹری اجمل کو سخت طیش آیا۔ اور انہوں نے مولانا سالک کو لکھا کہ اس بیان کی تردید شائع کراؤ۔ مولانا سالک نے ایک مبہم اور گول مول سا بیان اخبارات کو دے دیا۔ جسے پڑھ کر میں مسلم ٹاؤن میں مولانا سالک کی کوٹھی پر گیا۔ مولانا سالک بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ میں نے کہا مولانا! ہیر پھیر کو چھوڑیئے۔ اس وقت ہم دونوں اکیلے ہیں ٹھیک ٹھیک بتلایئے "وکیل" کا شذرہ درحقیقت کس کا لکھا ہوا تھا؟ مولانا سالک نے فرمایا کہ "میاں مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ تم ادیب ہو خود دیکھ لو کہ وہ شذرہ کس کا لکھا ہوا ہوسکتا ہے؟ میں نے کہا اگر یہ بات تھی تو پھر آپ نے اخبارات میں تردید کیوں شائع کرائی؟ اس پر مولانا سالک نے بڑی صفائی سے جواب دیا کہ مولانا آزاد کے پرائیویٹ سیکرٹری نے مجھے تردید کے لئے لکھا تھا۔ میں نے سوچا کہ سالم کی خاطر میاں کو کیوں الجھاؤں اور مجھے اس دنیا میں رہنا اور مولانا آزاد سے تعلقات رکھنے تھے اس لئے میں نے تردید شائع کرادی

اخبار "وکیل" کا ادارتی نوٹ

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر "اخبار وکیل" امرتسر نے جو ادارتی نوٹ شائع کیا تھا اس میں لکھا تھا کہ:-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں جو تیس برس تک مذہبی دنیا کے لئے زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہوکر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا ... خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا (یعنی دنیا نے اس کی قدر نہیں کی)۔ ... مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو۔ ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہوگیا ہے۔ .. ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے خلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ ..... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کرچکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقتاً اس کی جان تھا بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہوکر اڑنے لگا۔ ... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔" (اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء)

ورنہ حقیقت تو اپنی جگہ ہے اور جو شخص بھی مولانا آزاد کی طرزِ تحریر سے واقف ہے وہ فوراً دیکھتے ہی کہدے گا کہ یہ کس کی تحریر ہے۔

اس بات سے تو آج تک کوئی شخص انکار نہیں کرسکا کہ اخبار وکیل میں یہ شذرہ اُس وقت لکھا گیا جب مولانا آزاد اس کے ایڈیٹر تھے۔ کہا صرف یہ جاتا ہے کہ یہ کسی نائب ایڈیٹر نے لکھا تھا مگر یہ بھی صریح غلط ہے۔ کیونکہ اس شذرہ کی طرزِ تحریر خاص الخاص ابوالکلام کی ہے کسی اور کی ہرگز نہیں دوسرے خود مولانا ابوالکلام نے اس امر کی تردید کردی ہے کہ اخبار میں انکے سوا کوئی اور بھی نائب ایڈیٹر تھا۔ چنانچہ مولانا آزاد اپنی آپ بیتی میں خود فرماتے ہیں:۔

"مَیں نے (اخبار وکیل کی) ایڈیٹری کی پوری ذمہ داری قبول کرلی۔ اُس زمانے میں "وکیل" ہفتہ میں تین بار نکلتا تھا اور دفتر میں بجز ایک مترجم اخبار کے اور کوئی مددگار نہ تھا۔ اس مترجم کا بھی یہ حال تھا کہ بلانگرانی اور اصلاح کے اُس مترجم کی لکھی ہوئی ایک سطر بھی اخبار میں درج نہیں کی جاسکتی تھی۔ اخبار کے لیڈنگ آرٹیکل سے لے کر جزوی مواد تک سب گویا تن تنہا ہی مرتب کرنا پڑتا تھا۔"

(ابوالکلام کی کہانی خود انکی زبانی۔ مرتبہ عبدالرزاق ملیح آبادی مطبوعہ چٹان پریس ۱۵ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۰)

میرے خیال میں اب یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے طے ہوگیا کہ وکیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقع پر جو شذرہ شائع ہوا تھا وہ کس کا لکھا ہوا تھا؟ اندرونی تحریری شہادتوں سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ وہ شذرہ مولانا ابوالکلام آزاد کے اپنے قلم کا لکھا ہوا تھا۔ کسی نائب یا مددگار کا نہیں تھا۔ نہ اس وقت کوئی مددگار یا نائب دفتر وکیل میں تھا۔ بلکہ اخبار کا سارا کام من اولہ الی آخرہٖ خود مولانا آزاد کو کرنا پڑتا تھا۔ یعنی مولانا ابوالکلام وکیل کی ایڈیٹری کے وقت خود کوزہ۔ خود کوزہ گر اور خود گِلِ کوزہ کا مصداق تھے۔ اگرچہ دس ہزار ابوالکلام آزاد بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کریں تب بھی آپ کی شان میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ مگر واقعہ کو واقعہ کی طرح سے تسلیم کرنا چاہیئے اور بیجا تاویلیں گھڑ کر اصل حقیقت کو چھپانا نہیں چاہیئے۔

اگر آں محترم چاہیں تو میری اس تحریر کو عام معلومات کے لئے اخبار میں بھی چھپوادیں۔ والسلام مع الاکرام

راقم شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی

ایڈیٹر رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور ۶۳-۶-۱

درخواستِ دعا

مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی ملتان کی بچی عزیزہ راشدہ مکان کی چھت سے گر گئی ہے جس سے سر پر چوٹ آئی ہے اور بچی بے ہوش پڑی ہے۔ احباب عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے شاندار نتیجے کے موقع پر اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

کی طرف سے

ایک پُر تکلّف تقریب

امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ میٹرک نہایت شاندار رہا۔ اس پُرمسرّت موقع پر اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول، اراکین سٹاف اور وظیفہ حاصل کرنے والے طلبہ کے اعزاز میں مورخہ ۶ جون کو صدر انجمن احمدیہ کے لان میں ایک پُرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں یک صد سے زائد معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید کے دفاتر سے وابستہ اولڈ بوائز، تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسر صاحبان، اور تجارتی اداروں کے نمائندوں اور وظیفہ حاصل کرنے والے طلبہ کے سرپرستوں نے بھی شمولیت اختیار کی۔ دعوت کے بعد مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب ڈپٹی ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن کی صدارت میں ایک خصوصی نشست کا اہتمام ہوا۔ مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اولڈ بوائز کی طرف سے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے رفقائے کار کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے خوشکن نتیجے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ جہاں تمام جماعت اس قابلِ تعریف اور قابلِ مبارکباد نتیجہ پر عمومی رنگ میں ایک گونہ خوشی محسوس کر رہی ہے وہاں ہم اولڈ بوائز یعنی اس مقدس ادارہ کے فارغ التحصیل نفوس جنہیں اس پاکیزہ چشمہ سے پانی پینے کا شرف حاصل ہے اپنے اندر خصوصی رنگ میں غیر معمولی مسرت و انبساط کی لہر دیکھ رہے ہیں۔ انہی جذبات کی ترجمانی کرنے کے لئے نیز اللہ تعالیٰ کے حضور جذباتِ شکر و امتنان کے ساتھ مزید کامیابیوں کے حصول کے لئے اجتماعی دعا کا موقع پیدا کرنے کی غرض سے ہم ناچیز اولڈ بوائز کی طرف سے آج کی یہ تقریب منعقد کی گئی ہے۔"

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مکرم میاں صاحب نے اس جماعتی اور قومی خوشی کی تقریب پیدا کرنے پر اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا۔ دورانِ تقریر آپ نے ان مشکلات اور نامساعد حالات پر بھی روشنی ڈالی جن سے دوچار ہونے کے باوجود سکول کو بہترین نتیجہ دکھانے کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے رفقائے کار کے جذبۂ تعاون و عمل کی تعریف کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی سکول نیک روایات قائم رکھنے کے لئے جدوجہد جاری رکھے گا۔ اس تقریب کے صدر مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب نے بھی سرگودہا کے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز مکرم میاں عبدالعزیز صاحب کی طرف سے سکول کے شاندار نتیجے پر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کو مبارکباد کا پیغام پہنچایا (ڈویژنل انسپکٹر صاحب کی طرف سے سکول کو مبارکباد کا مکتوب بھی موصول ہو چکا ہے) آخر میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد اس پُرمسرت تقریب کا اختتام ہوا۔ (نامہ نگار)

محترم مرزا محمد حسین صاحب شملوی وفات پاگئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

(محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب و بہاولپور)

"میرے چچازاد بھائی مرزا محمد حسین صاحب شملوی لمبی علالت کے بعد تین جون کو بعمر ۷۰ سال سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ اگلے روز راولپنڈی میں ہی امانتاً دفن کئے گئے۔ نماز جنازہ مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بہت سے دوست جنازہ میں شریک ہوئے۔

آپ خدا کے فضل سے ایک پرانے مخلص احمدی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بہت مدت شملہ اور دہلی کی جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ پاکستان بننے پر راولپنڈی میں مقیم ہوئے اور کئی سال یہاں بھی سیکرٹری مال رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت رکھتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور سات لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ (باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۵ پر)

اولاد کی تربیت

● اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

● آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کرسکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

عیسائیت کے باطل اور گمراہ کن عقائد کا ردّ

ہر مسلمان کا ایک اہم دینی فریضہ ہے

از مکرم عبد اللہ صاحب گیانی ربوہ

(۱)

ہر وہ شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے اور فخر موجودات سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی اور راہنما تسلیم کرتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی اکمل اور آخری شریعت قرآن مجید کو اپنے دستور العمل اور ضابطۂ حیات قرار دیتا ہے اس کے لئے یہ لازم اور ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید میں بیان کردہ جملہ احکامات الٰہیہ پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اور "بلغ ما انزل الیک" کے ارشادِ خداوندی کے ماتحت دوسروں تک بھی احسن طور پر قرآن مجید کی تعلیمات کو پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

جہاں تک قرآن شریف کی بیان کردہ تعلیمات کا تعلق ہے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک حصہ تو وہ ہے جس کا خالص اسلام سے تعلق ہے۔ یعنی جس میں اسلامی عقائد بیان کئے گئے ہیں۔ نیز مسلمانوں کو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ امور عملی رنگ میں اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور ان کی حکمت بیان کی گئی ہے اور اسی طرح ان کے ترک کرنے کے نقصانات واضح کئے گئے ہیں اور دوسرا حصہ تمام دنیا کے جملہ باطل مذاہب کے غلط۔ بے بنیاد اور گمراہ کن عقائد کے ردّ پر مشتمل ہے۔ اور ہر مسلمان کا یہ اہم دینی فریضہ ہے کہ جہاں وہ لوگوں کے سامنے اسلام کے پیش کردہ عقائد اور اصول بیان کرے اور ان کی حکمت واضح کرکے اور لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دے وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری اور واجب ہے کہ وہ دنیا کے باطل مذاہب کے غلط خود ساختہ اور گمراہ کن عقائد کی تردید بھی قرآن مجید کی پیش کردہ تعلیمات کی روشنی میں دھڑلے سے کرے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ بلغ ما انزل الیک کا ارشادِ ربانی ان دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے اور مسلمان جب تک ان دونوں پہلوؤں کو اختیار نہ کریں وہ تبلیغی میدان میں کما حقہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر مسلمانوں کے لئے دنیا کے باطل مذاہب کے گمراہ کن عقائد کی تردید فرض نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے پاک اور مقدس کلام قرآن مجید میں ہرگز ہرگز اس پہلو کو اختیار نہ کرتا۔ اور محض اسلامی تعلیمات اور ان کی خوبیاں بیان کر دینے پر ہی اکتفا کرتا۔ پس قرآن مجید کا جملہ باطل مذاہب کے غلط اور بے بنیاد عقائد کا رد کرنا اور دوسری طرف مسلمانوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے "بلغ ما انزل الیک" کا حکم دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مسلمان تبلیغ کے میدان میں اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ قرآن مجید کے بیان کردہ ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر نہ رکھیں یعنی ان کے لئے لازم ہے کہ ایک طرف تو وہ لوگوں کے سامنے اسلام کی خوبیاں اور قرآن مجید میں بیان کردہ تعلیمات کی حکمتیں محاسن لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ اور ان کی تسلی کے لئے یہ اعلان کریں کہ:-

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

اور دوسری طرف قرآن مجید کا حقیق ہے کہ تمام دنیا کے جملہ باطل مذاہب کے خود ساختہ اور گمراہ کن عقائد سے بھی ٹکر لیں۔ اور دنیا پر یہ واضح کر دیں کہ:-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت دنیا میں توحید الٰہی کے قیام میں سب سے بڑی روکاوٹ مروجہ عیسائیت ہے اور اس روکاوٹ نے کیا بلحاظ مذہب کے اور کیا بلحاظ اخلاق کے تمام دنیا پر نہایت مہلک اثر ڈالا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں میں عیسائیت کے جراثیم داخل کرنے کے لئے عجیب و غریب طریق اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اور غریب اور نادار لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا جارہا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو دنیا میں ٹیڈی ازم کا سیلاب بے حیائی اور بے پردگی کا طوفان دین سے بیگانگی اور دہریت کا زور شور اصل میں موجودہ عیسائیت کی ہی پیداوار ہیں۔

قرآن مجید کی تعلیمات سے واقفیت رکھنے والے لوگ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اس میں موجودہ عیسائیت کے باطل، خود ساختہ اور گمراہ کن عقائد کا بہت وضاحت سے رد کیا گیا ہے چنانچہ عیسائی پادری اور مناد کروڑوں روپے خرچ کرکے جن غلط اور باطل عقائد کو دنیا میں پھیلانے میں دن رات کوشاں ہیں اسلام نہ صرف یہ کہ ان کا متحمل ہی نہیں بلکہ وہ ان میں سے ایک ایک عقیدہ سے کھلے بندوں ٹکر لیتا ہے۔ چنانچہ عیسائی دنیا کے مایہ ناز مسائل اور بنیادی عقاید جن پر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے تثلیث الوہیت مسیح۔ مسیح کا ابن اللہ ہونا۔ کفارہ اور مسیح کی لعنتی موت وغیرہ ہیں۔ اور قرآن مجید میں ان عقاید کو غلط اور گمراہ کن قرار دے کر ان کا استیصال کیا گیا ہے۔ اس صورت میں بلغ ما انزل الیک کا الٰہی فرمان ہر مسلمان کے لئے یہ لازم قرار دیتا ہے کہ وہ تبلیغ کے میدان میں اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آخری دم تک موجودہ عیسائیت کے باطل عقاید کا بھی دھڑلے سے ردّ کرتا رہے کیونکہ کوئی بھی شخص یہ نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے بلغ ما انزل الیک کے حکم سے عیسائیت کا رد مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ جب کہ قرآن مجید کے مقدس اوراق عیسائیت کے رد سے بھرے پڑے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام ہے اور قرآن مجید کی بیان کردہ بات کو جس میں موجودہ عیسائیت کے باطل اور گمراہ کن عقاید کا رد بھی شامل ہے دوسرے لوگوں تک پہنچانا ہر مسلمان کا ایک اہم دینی فریضہ ہے کیونکہ یہ فرمان کسی دنیاوی حکومت یا اس کے سربراہ کا نہیں بلکہ اس رب العالمین کا ہے جس نے اس عالم کائنات کی تخلیق کی ہے اور جس کے حضور مرنے کے بعد ہر چھوٹا اور بڑا امیر و غریب کالا اور گورا۔ ادنیٰ اور اعلیٰ جواب دہ ہے۔ البتہ اسلام نے مسلمانوں کے لئے اس بات کو بھی ضروری قرار دیا ہے کہ وہ عیسائیت یا کسی اور باطل مذہب کے ردّ میں اس احتیاطی پہلو کو مدنظر رکھا کریں کہ کوئی بات کسی کے مسلمات کے خلاف نہ ہو نیز اسے احسن پیرایہ میں بیان کیا گیا ہو احمدیت کے قیام کی ایک بہت بڑی غرض موجودہ عیسائیت کا ابطال اور اس کے باطل عقائد سے ٹکر لینا بھی ہے۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح مہدی (علیہ السلام) کے دو بڑے کام بیان فرمائے ہیں ایک تو یہ کہ وہ دلائل اور براہین سے اسلام کی فوقیت اور برتری دنیا کے تمام ادیان کو واضح کر دے گا یعنی وہ اسلام کے محاسن اور خوبیاں ایسے رنگ میں پیش کرے گا کہ دوسرے لوگ عاجز آجائیں گے اور دوسرے یہ کہ وہ کاسر صلیب ہوگا۔ جس کے معنے تمام اہل علم اور اہل فہم کے نزدیک یہی ہیں کہ صلیبی مذہب کا وہ قلعہ جو اس کے باطل اور گمراہ کن عقاید کی بنیادوں پر تعمیر کیا گیا ہے اس کے ہاتھوں مسمار ہوگا اور وہ عیسائیت کو کالعدم کرکے رکھدے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا پیدا کردہ تمام لٹریچر جو دنیا میں قیامت تک حضور کی ایک مقدس اور پاکیزہ یادگار ہے۔ اس بات پر شاہد ہے کہ حضور نے قرآن مجید کے اسلوب کے مطابق دونوں طریق اختیار کئے ہیں۔ یعنی ایک طرف تو حضور نے اسلام کے محاسن۔ قرآن شریف کی حقانیت اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خوبیاں ایسے رنگ میں بیان کی ہیں اپنے اور بیگانے سبھی عش عش کر اٹھے ہیں اور ان کی طرف سے یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جس رنگ میں مذاہب عالم پر اسلام کی فوقیت اور برتری ثابت کی ہے اس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی حضور کی ایک مقدس کتاب براہین احمدیہ پڑھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:-

"اب ہم اس (براہین احمدیہ) پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ ...... اور اس کا مؤلف حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسلام کی مالی۔ جانی۔ قلمی لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے کہ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔"

(اشاعت السنہ جلد ۷)

اور دوسری طرف حضور علیہ السلام نے دنیا کے باطل مذاہب کے خود ساختہ اور خدا تعالےٰ سے دور لے جانے والے عقاید کا بودہ پن بھی دنیا پر واضح کر دیا اور عیسائیت کو تو حضور نے مذہبی لحاظ سے چاروں شانے چت گرا دیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ:-

"عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے عیسائی مذہب اپنی جگہ آدم زاد کی خدائی منوانا چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصل حقیقی خدا تعالیٰ سے دور پڑے ہوئے ہیں۔ ہم

سمجھتے ہیں کہ ان عقائد کی جو حقیقی خدا پرستی سے دور پھینک کر مردہ پرستی کی طرف لے جاتے ہیں کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جائے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا تعالیٰ بناتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔"

{ الحکم جلد ۱۰، ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء
{ و البدر ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۶ء

حضور علیہ السلام نے عیسائیت کے باطل اور خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے عقائد کا مقابلہ جس رنگ میں کیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو عظیم الشان لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ اس کی بھی نظیر نہیں ملتی اور غیر از جماعت اصحاب بھی اس امر کے معترف ہیں کہ:۔

"حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کا لٹریچر جو مسیحیوں .... کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے .... اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔"

(اخبار وکیل امرتسر)

ایک اور صاحب میرزا حیرت دہلوی نے اس سلسلہ میں یہ شہادت دی ہے کہ:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

حضور علیہ السلام کی اتباع اور پیروی میں احمدی مبلغ تمام دنیا میں عیسائیت کا مقابلہ کر رہے ہیں اور حضور کے پیش کردہ دلائل اور علم کلام کی روشنی میں ایک طرف تو اسلام کی حقانیت دنیا پر واضح کر رہے ہیں اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ "اب آسمان کے نیچے دین خدا یہی ہے" اور دوسری طرف عیسائیت کے باطل اور گمراہ کن عقائد کے بھی پرخچے اڑا رہے ہیں

خود عیسائی دنیا اس امر کی معترف ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغ کے میدان میں عیسائیت کو بہت بری طرح پچھاڑ رہی ہے۔ چنانچہ دینا المسیح کا دن رات ڈھنڈورا پیٹنے والے عیسائیوں کی طرف سے اب برملا کہا جا رہا ہے کہ:۔

"اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کو اور اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو معمولی خیال نہ کرو۔ اگر یورپ نے پھر سے ایک دفعہ پورے طور پر متحد ہو کر مسلمانوں کا جن میں جماعت احمدیہ سب سے زیادہ طاقت والی مشنری جماعت ہے ڈٹ کر مقابلہ نہ کیا تو اسلام کا یہ سب سے بڑا سیلاب اب رکنے والا نہیں ہے۔"

روزنامہ Edeeche Cauaent
ہالینڈ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء

وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ سال رواں ارسال فرما دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائی بہنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

مکرم چوہدری نور احمد صاحب صدر حلقہ سول لائنز لاہور ۶-۷۵
حامد محمود صاحب ابن قریشی مسعود احمد صاحب گوالمنڈی لاہور ۶-۰۰
چوہدری محمد الدین صاحب 〃 ۲۴-۰۰
〃 عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۸-۰۰
〃 محمد عمر صاحب 〃 ۱۱-۰۰
〃 امیر الدین صاحب 〃 ۶-۲۵
اہلیہ صاحبہ 〃 ۶-۲۵
والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 ۶-۵۰
عبدالوہاب صاحب 〃 ۲۶-۰۰
بابو محمد شفیع صاحب 〃 ۸-۲۵
ڈاکٹر غلام حیدر صاحب 〃 ۸-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 ۸-۰۰
والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمود صاحب 〃 ۶-۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری عطاء اللہ صاحب 〃 ۶-۰۰
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب 〃 ۱۶-۵۰
چوہدری عبدالرزاق صاحب گنج المنڈی لاہور ۷-۵۰
حرمت بی بی صاحبہ 〃 ۱۰-۰۰
〃 منجانب عبدالرشید مرحوم 〃 ۱۰-۰۰
〃 منجانب عبدالقیوم مرحوم 〃 ۱۰-۰۰
ملک عبدالعزیز صاحب 〃 ۶-۰۰
عبدالواحد خان صاحب سیمنٹ بلڈنگ 〃 ۷-۰۰
نیک محمد صاحب 〃 ۶-۰۰
چوہدری عبدالحق صاحب 〃 ۶-۳۱
اہلیہ صاحبہ 〃 ۶-۳۱
منشی سربلند خان صاحب 〃 ۶-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ چوہدری نور احمد صاحب 〃 ۶-۷۵
والدین مرحوم 〃 ۶-۷۵
مکرم محمد یحییٰ صاحب نیلہ گنبد ۶-۷۵
محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ 〃 ۶-۲۵
ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس 〃 ۸-۲۵
اہلیہ صاحبہ میاں محمد حسین صاحب ۸-۱۲
اہلیہ صاحبہ محمد یحییٰ صاحب 〃 ۶-۷۵
بچگان 〃 ۶-۷۵
والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 ۶-۷۵
والد صاحب مرحوم 〃 ۶-۷۵
اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب 〃 ۶-۳۷
عبدالکریم صاحب مشاد 〃 ۶-۸۷
حافظ نیاز احمد صاحب ۹-۶۵
قاضی عبدالمجید صاحب قریشی ۱۰-۵۰
اہلیہ صاحبہ 〃 ۱۰-۵۰
مکرم قدرت اللہ صاحبہ معہ بچگان نیلہ گنبد ۱۴-۵۰
برکت اللہ صاحب منگلہ 〃 ۱۱-۰۰
شیخ محمد شریف صاحب 〃 ۱۰-۰۰
چوہدری ناصر احمد صاحب گمٹی 〃 ۷-۰۰
〃 ممتاز احمد صاحب 〃 ۶-۰۰

(باقی)

قیادت ایثار۔ انصار اللہ

مجالس میں بے شک ایثار کے سلسلہ میں کام کیا جا رہا ہے۔ مگر موجودہ رفتار یقیناً تسلی بخش نہیں۔ دلوں کی زمین میں تغیر پیدا کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جب تک اس سلسلہ میں جدوجہد جنون کا رنگ اختیار نہ کرے اتنے بڑے ارفع و اعلیٰ مقصد کے حصول کی امید نہیں کی جا سکتی ؎

خدا جانے پھر کب آئے گی یہ رت اور یہ بہار

(قائد ایثار)

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کے لئے خصوصاً اور دیگر جماعتہائے احمدیہ کے لئے عموماً اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک ۱۲۲۳۶ گم ہو گئی ہے۔ لہذا احباب جماعت مطلع رہیں اور مذکورہ گمشدہ رسید بک پر کسی کو چندہ ہرگز ادا نہ کریں۔ اور اگر مذکورہ رسید بک کسی دوست کو ملے۔ تو فوری طور پر نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہٗ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔

اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ **امانت تحریک جدید** کا قیام ہے جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو۔ وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے

پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو۔ تا جب نہ ملے اسے کھا سکو۔ اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"

موجودہ قواعد برائے واپسی قرضہ

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے:۔

"ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا"

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں۔

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے گی اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی"

"افسر امانت تحریک جدید"

لیڈر

بقیہ ص ۲ :۔

نبی اللہ کے متعلق جو حقائد گھڑ لئے ہوئے ہیں ان کا منطقی نتیجہ کیا نکل سکتا ہے ورنہ ایک مسلمان کا عقیدہ تو یہی ہے کہ آپ نہ صلیب پر فوت ہوئے اور نہ شریعت کے مطابق لعنتی ہوئے بلکہ آپ نبی اللہ ہونے کی وجہ سے کسی ایسی بات کے مورد نہیں ہو سکتے جو ان کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تو کیا بلکہ نبی اللہ تو کیا معمولی انسان کے برابر بھی نہیں رہنے دیتی کیونکہ ایک معمولی انسان بھی ہرگز لعنتی کہلانا پسند نہیں کرتا آپ نے عیسائیت کے ایسے آئینہ میں آپ کی صورت دکھائی ہے جس میں اچھی بھلی شکل بھی مکروہ بن کر رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ عیسائیوں کو توجہ کی توفیق دے اور وہ اس گندے عقیدے سے باز آجائیں اور ایک اولوالعزم نبی اللہ کی اس طرح توہین نہ کریں۔

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" اس لحاظ سے بڑی مفید ہے اور چاہیئے کہ اس کی جس قدر زیادہ اشاعت ہو سکے کی جائے اور ہر مسلمان ہر عیسائی بلکہ ہر انسان کے ہاتھ میں پہنچائی جائے۔ تاکہ وہ اس گناہ عظیم سے بچ جائیں جس میں عیسائیوں نے محض تخیل کے زور سے اپنے آپ کو آزادی کا بہشت سمجھ کر گرفتار کر رکھا ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ وہ کثیر تعداد میں اس کی کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ اس سے بڑھ کر اور کار خیر کیا ہو سکتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھیں (مینجر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ جون۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لمبا عرصہ سے ذیابیطس اور اعصابی تکلیف کے باعث بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب گرنے کی وجہ سے آپ کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

ڈھاکہ ۱۰ جون۔ صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے اب آپ کو علاج کی غرض سے ڈھاکہ سے لاہور لانے کا ارادہ ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے آمین۔

ولادت باسعادت

نیروبی مشرقی افریقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید احمد صاحب ناصر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا پوتا اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نیز حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اسے والدین خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

نیا بجٹ قوم کے عزم، یقین اور جذبۂ ایثار کا مظہر ہے

مرکزی وزارت خزانہ کے سیکرٹری جناب ایم ایم احمد کی تقریر

راولپنڈی ۱۰ جون۔ مرکزی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جناب ایم ایم احمد نے قومی بجٹ کو تعمیر و ترقی کے لئے قوم کے عزم، یقین اور جذبۂ ایثار کا مظہر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا بنیادی مقصد ایسے متوسط طبقے کو جنم دینا ہے جو مضبوط اور بااثر اور قوم کی ترقی و خوشحالی کا ضامن ہو، تاکہ ملک کی دولت چند افراد یا خاندانوں میں سمٹ کر نہ رہ جائے۔ مسٹر ایم ایم احمد کل راولپنڈی ریڈیو سٹیشن سے تقریر نشر کر رہے تھے۔ جس میں آپ نے قومی بجٹ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی خوشحالی کے لئے دولت مند طبقے پر ٹیکس لگانے اور کم آمدنی والے لوگوں پر ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے، زرمبادلہ کے حصول کے لئے برآمد میں اضافہ کرنے اور غیر ملکی قرضہ کا بوجھ ہلکا کرنے کی ضرورت ہے اور بجٹ میں ان باتوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی ترقی کی دوڑ میں کہیں ٹھہراؤ پیدا نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کیونکہ دنیا میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں تفاوت دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اور اگر ہمت اور سرعت کے ساتھ ترقی نہ کی گئی تو یہ خلا وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ قربانی اور عالی ہمتی موجودہ دور کا تقاضا ہے جس کے پیش نظر حکومت ٹیکسوں میں اضافہ کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔

انہوں نے یقین دلایا کہ ٹھوس بنیاد پر اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لئے کافی فنڈ کی ضرورت ہے تاکہ بھوک بیماری اور ناخواندگی سے نجات حاصل کر کے قومی زندگی کو آسان باوقار بنایا جا سکے۔ متوسط طبقے کی سہولتوں سے متعلق مثبت اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ٹیکس کی آمدنی کی حد ... اضافہ کر دیا گیا ہے اور تعلیمی الاؤنس پچاس فی صد بڑھا دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے چھوٹی صنعتوں کا بھی ذکر کیا۔ جنہیں مزید سہولتیں دی گئی ہیں۔

سعودی عرب کی بندرگاہ پر مصری طیاروں کی بمباری
۳۰ افراد ہلاک

عمان ۱۰ جون۔ سعودی عرب کی ایک بندرگاہ پر مصری طیاروں کی بمباری سے ۳۰ افراد ہلاک اور انیس شدید زخمی ہو گئے۔ یہ بندرگاہ بحیرہ احمر میں یمن کے قریب واقع ہے۔ مکہ ریڈیو نے وزارت دفاع کا ایک اعلان نشر کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جمعرات کے روز مصر کے بمبار طیاروں نے کئی بار ربو جیزان کی بندرگاہ پر اندھا دھند بمباری کی۔ جس سے تیس افراد ہلاک اور انیس زخمی ہو گئے۔ کئی عمارتیں بالکل تباہ ہو گئیں اور بہت سی دوسری عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مصر کے چار بمبار طیاروں نے ... کے قصبے پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ سے ڈر کر وہ واپس ہو گئے۔ دریں اثنا امام البدر اور صدر سلال کی فوجوں کے درمیان خونریز جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یمن کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق امام البدر کی فوجوں نے جن کی امداد سعودی عرب کے دستے بھی کر رہے تھے ... فوجی چوکیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش ...

محترم مولانا صلاح الدین احمد کا خطبۂ اسناد

بقیہ صفحہ اول

اس کے زیر قدم آنے کو بیتاب و بے قرار ہو جائیں گی۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس امر کو طلبہ کی ایک اور بہت بڑی خوش بختی قرار دیا کہ انہیں تعلیم الاسلام کالج ایسے معیاری ادارے میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا آپ نے فرمایا:-

"آپ نے جس ادارہ میں تعلیم و تربیت پائی ہے وہ دنیا میں دین کے امتزاج کا ایک نہایت متوازن تصور پیش کرتا ہے۔ نہ صرف پیش کرتا ہے بلکہ اسے عمل مسلسل میں ملبوس بھی کرتا چلا جاتا ہے۔ خدا وہ دن جلد لائے جب ہم اس کالج کو ایک معیاری مکمل اور منفرد کلیّہ (یونیورسٹی) کی حیثیت کی صورت میں دیکھ سکیں اور کوئی وجہ نہیں کہ جہاں کام کو کام نہیں بلکہ ایک مشن تصور کیا جاتا ہے جہاں طلبہ کو فقط پڑھایا نہیں جاتا بلکہ ان کے مزاجوں میں ایک گونہ شگفتہ سنجیدگی اور کردار میں ایک شریفانہ صلاحیت پیدا کی جاتی ہے اور جہاں اساتذہ کی قربانیاں اور جانفشانیاں اپنے پیچھے ایک کہکشان نور چھوڑتی چلی جاتی ہیں وہاں اہل خیر کی تمنائیں کیوں نہ فروغ پائیں گی اور اہل عمل کے عزائم کیوں نہ پورے ہوں گے"۔

آخر میں آپ نے طلبہ کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ اب وہ زیور علم سے آراستہ ہو کر زندگی کی دہلیز پر کھڑے ہیں ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا:-

"یاد رکھئے کہ اب آپ کی عملی زندگی کے ساتھ آپ کی علمی زندگی کا بھی آغاز ہوگا۔ کالج کے سنہری ایام محض تیاری کے ایام تھے یہاں آپ نے تحصیل علم کا فقط ذوق حاصل کیا ہے حقیقی تحصیل کا زمانہ اب آرہا ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحصیل کو اپنی زندگی کے ساتھ ساتھ تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر بھی اسے نامکمل سمجھتے ہیں"۔

(خطبۂ اسناد کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کی کارروائی (بقیہ صفحہ اول)

ان ہر دو تقاریب میں طلباء کالج کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بعض ناظر و وکلاء صاحبان۔ ربوہ کے دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہ۔ افسران صیغہ جات اور بہت سے بیرونی احباب بھی شریک ہوئے کالج کی نہایت مستحسن روایت کے بموجب ان ہر دو تقاریب کی جملہ کارروائی اردو میں انجام دی گئی پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے صبح تک تمام مہمان ہال میں اپنی اپنی کرسیوں پر رونق افروز ہو چکے تھے۔ ٹھیک سوا آٹھ بجے اساتذہ کالج جامۂ فضیلت زیب تن کئے محترم پرنسپل صاحب اور محترم مولانا صلاح الدین احمد صاحب کی معیت میں غربی جانب سے ہال میں داخل ہوئے۔ جملہ اساتذہ کے اپنی مقررہ نشستوں پر تشریف فرما ہونے اور محترم پرنسپل صاحب اور محترم مولانا صاحب کے مسند آراء ہونے پر کالج کے پروفیسر مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب نے پرنسپل صاحب سے جلسۂ تقسیم اسناد کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی اس پر پرنسپل صاحب نے کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا چنانچہ سب سے پہلے کالج کے ایک طالب علم منیر احمد نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

بعد ازاں محترم میاں عطاء الرحمٰن صاحب نے محترم پرنسپل صاحب کی خدمت میں علی الترتیب بی ایس سی بی اے اور ایم اے کے فارغ التحصیل طلبہ پیش کئے جنہیں آپ نے اسناد عطا فرمائیں تقسیم اسناد کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی ازاں بعد محترم مولانا صلاح الدین احمد صاحب نے طلبہ کو ایک پرمغز خطبہ اسناد سے نوازا۔

مرزا محمد حسین صاحب شملوی کی وفات

(بقیہ صفحہ ۴)

سب سے بڑے لڑکے مرزا احسان الحق صاحب سیکشن افسر کراچی گزشتہ سال فوت ہو گئے تھے ان سے چھوٹے مرزا انعام الحق صاحب منیجر مسلم کمرشل بنک وزیر آباد ہیں ان سے چھوٹے مرزا محمد کریم پروفیسر گورنمنٹ کالج مری ہیں سب سے چھوٹے مرزا محمد منیر واہ آرڈیننس فیکٹری میں ہیں۔ دوست ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے ازراہ کرم دعا فرمائیں